سے جہاد کرتا ہوں۔ ہوش آتی ہے تو کچھ چیزیں پڑھتا ہوں جن میں سے پڑھ کر کچھ پر ہنسی آتی ہے، کچھ پر رونا۔

ہزار رحمتیں مولانا مودودی کی تعلیم وتربیت پر جو نہ تو شریعت کے دائرہ نصوص واجماع سے نکلنے دیتی ہے، نہ نئی نئی صورتیں احوال کی نظر انداز کر کے کنویں کا مینڈک بننے دیتی ہے۔ بغاوت سے انہوں نے سختی سے طبائع کو روک دیا، لیکن حالات نے اگر اجتہادی طرز فکر سے کام لینے کا مطالبہ کیا تو تفرد نہیں بلکہ ائمہ وعلما کے علوم واخبار کی روشنی میں نئی راہیں نکالیں اور نکال سکتے ہیں۔ یہی فرق ہے مولانا مودودیؒ اور مولانا اصلاحیؒ میں۔

نعیم صدیقی

۲ جولائی

فرانسیسی نومسلمہ لیلیٰ ریفی کے تاثرات

س۔ وہ کون سی دشواریاں ہیں جو اسلام کو سمجھنے میں آپ کو پیش آئیں؟

ج۔ سب سے بڑی دشواری اسلام اور مسلمانوں کے درمیان تضاد کا ہونا ہے اور یہی چیز اہل یورپ کی نظر میں اسلام کی خراب تصویر کا سبب بن رہی ہے۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کے درمیان فرق نہیں کر پاتے ہیں۔ اس مسئلہ سے آگے بڑھنے پر جس چیز نے میری مدد کی، وہ یہ تھی کہ میں نے مسلمانوں کو سمجھنے سے پہلے اسلام کو سمجھا۔ مسلمانوں کے بارے میں مغربی میڈیا جو کچھ پھیلاتا ہے، وہ صحیح ہے۔ وہ صرف خراب پہلو کو ہی لیتا ہے اور مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں کے خراب کردار کو اسلام سے جوڑ دیتا ہے اور دونوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی اصلاح کے لیے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت اسلام کی تعلیمات سے ناواقف بھی ہے۔ ان کو واقف کرانے کی ضرورت ہے۔

ثقافت اور دین کے درمیان خلیج سب سے بڑی مشکل ہے۔ یہاں یہی سب سے بڑی مشکل ہے۔ میں نے اسلام سے واقفیت کتابوں کے ذریعے حاصل کی، مسلمانوں کی عملی زندگی سے میں نے واقفیت حاصل نہیں کی اور میری رائے میں مثبت پہلو بس یہی ہے۔ جس وقت میں مسجد میں گئی، میرے سامنے وہ بہت سی باتیں آئیں جن کو مسلمان دین سمجھتے ہیں حالانکہ وہ دین سے متعلق نہیں۔

(تعمیر حیات، لکھنو)